

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 3 مئی 1960

دی کوٹن ایجنٹس لمیٹڈ، بمبئی

بنام۔

کمشنر آف انکم ٹیکس، بمبئی

(ایس۔ کے۔ داس اور ایم ہدایت اللہ، جسٹس صاحبان)

انکم ٹیکس۔ مینجنگ ایجنسی کا معاہدہ۔ مناسب تعمیر۔ منظم کمپنی کی فروخت کی آمدنی پر کمیشن۔ وقتِ حصول۔

میسرز شیونارائن سورجمل نومانی احمد آباد لمیٹڈ کی نیو سودیشی ملز کے مینجنگ ایجنٹ تھے۔ نیمانی گروپ اور اپیل کنندہ۔ کمپنی جو مشخص الیہ ہے، کے پاس مذکورہ ملوں کے حصص کی کافی تعداد تھی۔ 1944 میں کسی وقت ان کے درمیان کچھ اختلاف پیدا ہوا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ نیمانی گروپ اپنے حصص کا بلاک اپیل کنندہ کمپنی کو منفقہ قیمت پر فروخت کرے اور پھر اپیل کنندہ کمپنی نیمانی گروپ کو روپے 5,00,000 کی ادائیگی پر ملز کمپنی کا مینجنگ ایجنٹ بن جائے گی اور یکم اپریل 1944 سے مینجنگ ایجنٹوں کی تنخواہوں کا حقدار ہوگا۔ مینجنگ ایجنسی قرارداد کا متعلقہ حصہ اس طرح تھا:-

"(2) کمپنی کے ایسے ایجنٹوں کے طور پر ایجنٹوں کا محتنانہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے مندرجہ

ذیل ہوگا:-

کمپنی کی طرف سے تیار کردہ دھاگے، کپڑے، فضلہ اور دیگر اشیاء کی تمام فروخت کی مجموعی آمدنی پر ساڑھے تین فیصد کی شرح سے کمیشن جس کے لیے کمپنی کے کھاتے بنائے جاتے ہیں اور جنرل مینٹنگ کے سامنے رکھے جاتے ہیں۔"

"(3) مذکورہ کمیشن ہر مالی سال یا دوسری مدت کے اختتام پر نیجنگ ایجنٹوں کو واجب الادا ہوگا جس کے لیے کمپنی کے کھاتوں کو جنرل میٹنگ کے سامنے رکھا جانا ہے اور اس طرح کے کھاتوں کو جنرل میٹنگ کے ذریعے منظور کیے جانے کے فوراً بعد قابل ادائیگی اور ادائیگی کی جائے گی۔"

تخمینہ کاری کا سال 1946-47 تھا، اور دیوالی کے ساتھ ختم ہونے والا سال، 1945 (18 اکتوبر 1944 سے 4 نومبر 1945) تخمینہ کاری سال تھا۔ یکم اپریل 1944 سے 31 دسمبر 1944 تک نیجنگ ایجنسی کمیشن کی رقم 2,20,433 روپے اور یکم جنوری 1945 سے 31 مارچ 1945 تک 67,959 روپے تھی۔ اپیل کنندہ کمپنی کا معاملہ یہ تھا کہ تخمینہ کاری کے سال 1946-47 کے لیے وہ صرف 67,959 روپے کے کمیشن پر ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار تھا جو اس نے ملز کمپنی کے نیجنگ ایجنٹ کے طور پر کام کر کے کمایا تھا اور وہ 2,20,433 روپے کی رقم پر ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں تھا۔ محکمہ جاتی ٹیکس حکام اور ٹریبونل کے درمیان اختلاف پیدا ہونے پر مندرجہ ذیل سوال فیصلے کے لیے عدالت عالیہ کو بھیجا گیا:-

"آیا معاملے کے حقائق اور حالات کے مطابق نیجنگ ایجنسی نے یکم اپریل 1944 سے 31 دسمبر 1944 کے درمیان احمد آباد لمیٹڈ کی نیو سوڈیشی ملز کی طرف سے کی گئی فروخت پر 3 1/2 فیصد کمیشن شیونارائن سورجمل نیمانی کو جمع کیا یا مشخص الیہ کو؟"

ای ڈی ساسون اینڈ کمپنی لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی سٹی میں عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے بعد عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ کمپنی پورے کمیشن پر ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ دار ہے جیسا کہ کمیشن 31 مارچ 1945 کو جمع ہوا تھا، اور وہ سال کے آخر میں اسے وصول کرنے کے حقدار ہو گئے۔ اس نے یہ بھی موقف اختیار کیا کہ جب سامان فروخت کیا گیا تو ایجنٹوں کے حق میں کوئی قرض پیدا نہیں کیا گیا۔ ہائی کورٹ کے سرٹیفکیٹ پر مشخص الیہ کمپنی کی اپیل پر:

قرار کیا گیا کہ عدالت عالیہ کا نظریہ درست تھا۔ نیجنگ ایجنٹوں کا کمیشن مالی سال کے اختتام پر حصول ہوا اور واجب الادا ہو گیا اور یہ کہ جب فروخت کا ہر لین دین ہوا تو نہ تو کوئی قرض اور نہ ہی ادائیگی حاصل کرنے کا کوئی حق ایجنٹوں کے حق میں پیدا ہوا۔ ہر فروخت کے وقت فروخت کی آمدنی پر کوئی آمدنی پیدا نہیں ہوئی یا جمع نہیں ہوئی۔

ای۔ ڈی۔ ساسون اینڈ کمپنی لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی، [1955] 1 ایس۔ سی۔ آر۔

اس کے بعد لکشمی نارائن رام گوپال اینڈ سنز بنام دی گورنمنٹ آف حیدرآباد، [1955] آئی ایس سی آر 393 آیا۔

ان لینڈ ریونیو کے کمشنر بنام گارڈنر ماؤنٹین اینڈ ڈی ایببرو مینٹل لمیٹڈ، (1947) 29 ٹی سی 69 اور ٹرنز مورسین اینڈ کمپنی لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، مغربی بنگال، [1953] 23 آئی ٹی آر 152، ممتاز شدہ۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 100، سال 1959۔

انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 53، سال 1956 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 11 فروری 1957 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل گزاروں کے لیے آر جے کولہ، دوآر کا داس، ایس این اینڈ ٹی، جے بی دادا چنچی، رامیشور ناتھ اور پی ایل دوہرا۔

مدعا علیہ کی طرف سے کے این راج گوپال شناستری اور ڈی گپتا۔

3.1960 مئی۔

عدالت کا فیصلہ ایس کے داس، جسٹس نے دیا۔

ایس کے داس، جسٹس۔ یہ بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 66A (2) کے تحت بمبئی عدالت عالیہ کی طرف سے دیئے گئے سرٹیفکیٹ پر اپیل ہے۔ مختصر حقائق یہ ہیں۔ کائن ایجنٹس لمیٹڈ، بمبئی، بھارتیہ کمپنیز ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ایک محدود ذمہ داری والی کمپنی ہے اور اس فیصلے میں اسے مشخص الیہ کمپنی کہا جائے گا۔ اس کے پاس احمد آباد لمیٹڈ کی نیو سوڈیشی ملز (جسے اس کے بعد ملز کمپنی کہا جاتا ہے) کے کافی تعداد میں حصص تھے۔ میسرز شیونارائن سورجمل نیمانی (جسے نیمانی گروپ کہا جاتا ہے) کے پاس اس کی بیجنگ ایجنسی کے ساتھ مل کمپنی کے حصص کا ایک بلاک بھی تھا۔ تخمینہ کاری کا سال 1946-47 تھا، اور دیوالی کے ساتھ ختم ہونے والا سال، 1945 (18 اکتوبر 1944 سے 4 نومبر 1945) تخمینہ کاری سال تھا۔ 1944 میں کسی وقت مشخص الیہ کمپنی اور نیمانی گروپ کے درمیان کچھ اختلافات پیدا ہوئے۔ ان اختلافات کا حوالہ ایک گووند رام سیکسیر یا کوڈیا گیا، جس نے فیصلہ کیا کہ نیمانی گروپ اپنے حصص کا بلاک مشخص الیہ کمپنی کو متفقہ قیمت پر فروخت کرے۔ مزید یہ فیصلہ کیا گیا کہ بیجنگ ایجنسی کے حقوق کی قیمت کے طور پر مشخص الیہ کمپنی کی طرف سے نیمانی گروپ

کو روپے 5,00,000 کی رقم ادا کی جائے۔ اس انتظام کو ملز کمپنی کے حصص یافتگان نے 4 جنوری 1945 کو ایک قرارداد کے ذریعے منظور کیا تھا اور یہ نوری طور پر نافذ ہوا۔ قرارداد مزید یہ تھا کہ مشخص الیہ کمپنی نیامی گروپ کی جگہ ملز کمپنی کے نیجنگ ایجنٹوں کے طور پر آئے گی اور یکم اپریل 1944 سے نیجنگ ایجنٹوں کی تنخواہوں کی حقدار ہوگی۔ یکم اپریل 1944 سے 31 دسمبر 1944 تک نیجنگ ایجنسی کمیشن کی رقم روپے 2,20,433 اور یکم جنوری 1945 سے 31 مارچ 1945 تک 67,959 روپے تھی۔ مشخص الیہ کمپنی کا معاملہ یہ تھا کہ تشخیصی سال 1946-47 کے لیے وہ صرف 67,959 روپے کے کمیشن پر ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ دار تھی جو اس نے ملز کمپنی کے نیجنگ ایجنٹ کے طور پر کام کرنے سے حاصل کیا تھا اور وہ روپے 2,20,433 کی رقم پر ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ دار نہیں تھی۔ مشخص الیہ کمپنی کی اس دلیل کو محکمہ جاتی ٹیکس حکام نے قبول نہیں کیا لیکن ٹریبونل نے اس کے حق میں فیصلہ کیا۔ ٹریبونل کے سامنے مشخص الیہ کمپنی کا مقدمہ یہ تھا کہ چونکہ نیجنگ ایجنسی کمیشن سیلز پر مبنی تھا، اس لیے نیجنگ ایجنٹوں کو کمیشن جمع کیا جانا تھا جب بھی فروخت کی جاتی تھی اور اس کے مزید برآں مشخص الیہ کمپنی کی طرف سے سبکدوش ہونے والے نیجنگ ایجنٹوں کو ادا کیے جانے والے 5,00,000 روپے کی رقم میں نیجنگ ایجنسی کمیشن کی خریداری قیمت شامل تھی جو سبکدوش ہونے والے ایجنٹوں کے ہاتھوں جمع ہوئی تھی۔ ٹریبونل نے اس خیال کا اظہار کیا کہ متعلقہ نیجنگ ایجنسی کے معاہدے کی صحیح تعمیر پر، فروخت پر $3\frac{1}{2}$ فیصد کمیشن اس وقت دیا گیا جب نیامی گروپ نیجنگ ایجنٹ تھا جو اس گروپ کو جمع کیا گیا تھا نہ کہ مشخص الیہ کمپنی کو اور اس طرح نیجنگ ایجنسی کی مدت کے دوران ہر فروخت پر نیامی گروپ کے حق میں قرض پیدا کیا گیا اور صرف قرض کی ادائیگی اس وقت تک موخر کر دی گئی جب تک کہ ملز کمپنی کے کھاتوں کو عام اجلاس میں منظور نہیں کیا جاتا۔ لہذا، سال 1944 کے اختتام سے پہلے کمیشن کا اندازہ نیامی گروپ کے ہاتھوں اور اس کے بعد مشخص الیہ کمپنی کے ہاتھوں میں تھا۔ تاہم محکمہ نے دعویٰ کیا کہ پورا نیجنگ ایجنسی کمیشن مشخص الیہ کے پاس جمع ہوتا ہے۔ اس کے بعد، محکمہ کے کہنے پر، ٹریبونل نے قانون کے درج ذیل سوال کو فیصلے کے لیے عدالت عالیہ کو بھیج دیا:-

"آیا معاملے کے حقائق اور حالات کے مطابق نیجنگ ایجنسی نے یکم اپریل 1944 سے 31 دسمبر 1944 کے درمیان احمد آباد لمیٹڈ کی نیوسودیشی ملز کی طرف سے کی گئی فروخت پر $3\frac{1}{2}$ فیصد کمیشن شیونارائن سورجمل نیامی کو دیا، یا مشخص الیہ کو؟"

عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ یہ معاملہ ای ڈی ساسون اینڈ کمپنی لمیٹڈ بنام انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی سٹی (1) میں اس عدالت کے فیصلے سے ختم ہوا۔ مشخص الیہ کمپنی کے فاضل وکیل کی اس دلیل کے حوالے سے کہ کمیشن فروخت کی آمدنی پر قابل ادائیگی تھانہ کہ منافع پر جیسا کہ ساسون کے معاملے (1) میں ہے، اس نے کہا:

"ہم نے معاملے کے اس پہلو پر سنجیدگی سے غور کیا ہوگا لیکن اس نقطہ نظر کے لیے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ قرض کی تخلیق کے سوال کے حوالے سے اور نیجنگ ایجنٹوں کے ذریعے ایک سال کی مدت کے لیے خدمات انجام دینے کے حوالے سے عدالت عظمیٰ کا فیصلہ اس معاملے کے حقائق پر ناقابل تفرقہ ہے۔ ہم اس بات کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں کہ یہاں جیسا کہ ساسون کے معاملے میں (1) 3 1/2 فیصد کا کمیشن کسی بھی سال میں حاصل کیا جانا ہے، اور قرارداد کی شق 3 کے مطابق کمیشن ہر مالی سال کے اختتام پر نیجنگ ایجنٹوں کے واجب الادا ہونا ہے۔ لہذا مالی سال کے اختتام تک نیجنگ ایجنٹوں کے حق میں کوئی قرض پیدا نہیں ہوتا ہے اور ان کا ادائیگی حاصل کرنے کا حق بھی ان کے پورے سال تک خدمات انجام دینے پر منحصر ہوتا ہے۔ ان حالات میں ہمیں عدالت عظمیٰ کے فیصلے کے بعد یہ ماننا چاہیے کہ ٹیکس دہندگان پورے کمیشن پر ٹیکس ادا کرنے کے ذمہ دار ہیں جیسا کہ کمیشن 31 مارچ 1945 کو جمع ہوا تھا، اور وہ اسے سال کے آخر میں وصول کرنے کے حقدار ہو گئے۔ ہم ٹریبونل کے اس نظریے سے متفق نہیں ہیں کہ نیجنگ ایجنٹوں کے قرارداد کے مطابق قرض ایجنٹوں کے حق میں پیدا کیا گیا تھا جب کمپنی کے ذریعہ سامان فروخت کیا گیا تھا اور یہ کہ ادائیگی کمپنی کے عام اجلاس میں حصص داروں کے ذریعہ کھاتے منظور ہونے کے بعد کسی تاریخ تک موخر کر دی گئی تھی۔ معاملے کے کسی بھی تناظر میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ قرض ایجنٹوں کے حق میں پیدا کیا گیا تھا جب سامان فروخت کیا گیا تھا۔"

اس سوال کا جواب واقعی 15 مارچ 1925 کے نیجنگ ایجنسی قرارداد کی متعلقہ قیود کی تعمیر پر منحصر ہے، جو ملز کمپنی اور نیپانی گروپ کے درمیان ہوا تھا۔ اس سے پہلے کہ ہم ان شرائط پر غور کریں یہ بتانا ضروری ہے کہ محکمہ نے یکم اپریل 1944 سے 31 دسمبر 1944 کی مدت کے لئے کمیشن کے سلسلے میں نیپانی گروپ کا بھی جائزہ لیا ہے۔ تاہم اس صورت حال کا تعمیر کے سوال پر کوئی اثر نہیں ہے اور محکمہ کے وکیل نے ہمارے سامنے کہا ہے کہ ایک ہی آمدنی کے لیے دو فریقوں پر ٹیکس لگانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور اگر ایک ہی آمدنی کے لیے دونوں سے ٹیکس وصول کیا گیا ہے تو اسے اس عدالت کے فیصلے کے بعد دونوں فریقوں میں سے کسی ایک کو واپس کرنا ہوگا۔ ہم اس معاملے میں

حفاظتی یا احتیاطی تشخیص کے نام سے جانے جانے والے جائزے پر غور نہیں کر رہے ہیں، اور اس فیصلے میں جو کچھ بھی کہا گیا ہے اس کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ہم فوری طور پر 15 مارچ 1925 کے نیجنگ ایجنسی قرارداد پر جاتے ہیں۔ اس قرارداد کے تحت نیجنگ ایجنٹوں کا تقرر اکتالیس سال کی مدت کے لیے کیا گیا تھا، لیکن ان کی تقرری سے استعفیٰ دینے اور بارہ کیلنڈر ماہ کے تحریری نوٹس کے ذریعے کسی بھی وقت ایجنسی سے سبکدوش ہونے کی آزادی کے ساتھ، اس طرح کا نوٹس ملز کمپنی کے کسی بھی مالی سال کے اختتام پر ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد قرارداد کی شق (2) اور (3) آئیں، جو مادی ہیں اور جہاں تک وہ ہمارے مقصد کے لیے ضروری ہیں ان کا حوالہ دیا جانا چاہیے:-

"5(2) کمپنی کے ایسے ایجنٹوں کے طور پر ایجنٹوں کا محنتانہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے مندرجہ ذیل ہوگا:-

کمپنی کی طرف سے تیار کردہ دھاگے، کپڑے، فضلہ اور دیگر اشیاء کی تمام فروخت کی مجموعی آمدنی پر ساڑھے تین فیصد کی شرح سے کمیشن جس کے لیے کمپنی کے کھاتے بنائے جاتے ہیں اور جنرل میٹنگ کے سامنے رکھے جاتے ہیں۔

فراہم کردہ، وغیرہ، (شرط کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے)۔

"(3) مذکورہ کمیشن ہر مالی سال یا دوسری مدت کے اختتام پر نیجنگ ایجنٹوں کو واجب الادا ہو جائے گا جس کے لیے کمپنی کے کھاتے جنرل میٹنگ کے سامنے رکھے جانے ہیں اور اس طرح کے کھاتوں کو جنرل میٹنگ کے ذریعے منظور کیے جانے کے فوراً بعد قابل ادائیگی اور ادائیگی کی جائے گی۔

شق (6) سے (11) میں نیجنگ ایجنٹوں کے حقوق اور فرائض کی تلاوت کی گئی ہے، ایسے حقوق میں سے ایک کو برقرار رکھنا، ادائیگی کرنا اور خود کو "کمیشن کے لیے ایجنٹوں کو واجب الادا تمام رقوم" ادا کرنا ہے۔ شق (13) اور (14) محنتانہ اور انتظامی ایجنسی کو تفویض کرنے کے حق سے متعلق ہیں، اور دیگر باتوں کے ساتھ کہا ہے کہ "ایجنٹوں کے لیے یہ جائز ہوگا کہ وہ اس قرارداد اور اس کے فوائد اور اپنے حقوق اور مراعات وغیرہ کو کسی ایسے شخص یا فرم یا کمپنی کو تفویض کریں جو اپنے آئین کے مطابق ایجنٹوں کی ذمہ داریوں کا پابند ہو۔..... اور کمپنی مذکورہ شخص، فرم یا کمپنی کو کمپنی کے ایجنٹوں کے طور پر تسلیم کرنے کی پابند ہوگی۔ انتظامی ایجنسی کے قرارداد کی دیگر شقوں کو پڑھنا غیر ضروری ہے۔

ہمارے سامنے تنازعہ واقعی شق (2) اور (3) کے دائرہ کار اور اثر پر منحصر ہے، جسے مجموعی طور پر قرارداد کے تناظر میں پڑھا جاتا ہے۔ مشخص الیہ کمپنی کی جانب سے دلیل یہ ہے کہ شق (2) کے تحت نیجنگ ایجنسی کا محتانہ تمام فروخت کی مجموعی آمدنی پر $3\frac{1}{2}$ فیصد کی شرح سے جمع ہوتا ہے؛ لفظ "سب" پر زور دیا جاتا ہے، اور یہ دلیل دی جاتی ہے کہ ہر فروخت کے طور پر جمع ہونے والا محتانہ، فروخت کی مجموعی آمدنی دیتا ہے۔ یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ ہر فروخت میں شامل مشخص الیہ کمپنی کا نیجنگ ایجنسی کمیشن تھا۔ مشخص الیہ کمپنی کی جانب سے مزید تجویز کیا گیا ہے کہ اگرچہ شق (3) میں "واجب الادا" لفظ استعمال کیا گیا ہے، لیکن اس میں محض ادائیگی کے وقت کی نشاندہی کی گئی ہے نہ کہ جمع ہونے کے وقت کی۔

ہمیں نہیں لگتا کہ دونوں شقوں کا یہ پڑھنا درست ہے۔ ہمارے خیال میں، شق (3) حصولی شق ہے؛ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کمیشن ہر مالی سال یا دوسری مدت کے اختتام پر واجب الادا ہو گیا جس کے لیے ملز کمپنی کے کھاتے جنرل میٹنگ سے پہلے رکھے جانے تھے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ شق دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ایک حصہ کہتا ہے کہ کمیشن کب واجب الادا ہوتا ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ اسے کب قابل ادائیگی اور ادا کیا جانا ہے۔ بہت واضح الفاظ میں، شق میں کہا گیا ہے کہ کمیشن عام طور پر مالی سال کے اختتام پر واجب الادا ہو جاتا ہے، لیکن جنرل میٹنگ کے ذریعے کھاتوں کی قیود کی بعد قابل ادائیگی ہوتا ہے۔ آئیے شق (3) کا شق (2) سے موازنہ کریں۔ شق (2) میں بتایا گیا ہے کہ محتانہ کا حساب کیسے لگانا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ محتانہ کا حساب کسی بھی سال یا دوسری مدت میں کمائی گئی تمام فروخت وغیرہ کی مجموعی آمدنی پر $3\frac{1}{2}$ فیصد کی شرح سے لگایا جانا چاہیے جس کے لیے ملز کمپنی کے کھاتے بنائے گئے ہیں۔ دونوں شقوں کو ایک ساتھ رکھتے ہوئے، جس نتیجے پر ہم پہنچے ہیں وہ یہ ہے کہ ان کے حقیقی دائرہ کار اور اثر میں شق (3) نیجنگ ایجنسی کے محتانہ کے جمع ہونے کے وقت کا تعین کرتی ہے اور شق (2) اس شرح کا تعین کرتی ہے جس پر محتانہ کا حساب لگایا جانا ہے؛ اور ادائیگی کے وقت کے بارے میں، جس کا تعین شق (3) کے دوسرے حصے سے ہوتا ہے۔

15 مارچ 1925 کے نیجنگ ایجنسی قرارداد کا یہ نظریہ اپیل کا اختتام کرتا ہے۔ اگر محتانہ مالی سال کے اختتام پر جمع ہوا، تو بلاشبہ یہ مشخص الیہ کمپنی کے ہاتھوں میں جمع ہوا۔ اب بار میں مذکور کچھ فیصلوں کا مختصر حوالہ دینا باقی ہے۔

جہاں تک ساسون کے معاملے (1) میں فیصلے کا تعلق ہے اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ وہاں محتانہ کے طور پر قابل ادائیگی کمیشن خالص منافع پر ایک فیصد تھا اور یہ، مشخص الیہ کمپنی کے لیے

استدلال کیا جاتا ہے، اس فیصلے کو موجودہ معاملے سے ممتاز کرتا ہے۔ درحقیقت، یہ سچ ہے کہ ساسون کے معاملے میں (1) معاوضے کو خالص منافع پر ایک فیصد پر طے کیا گیا تھا، لیکن فیصلے کا اصل نقطہ یہ تھا کہ مختانہ کب جمع ہوا۔ اس نکتے پر فاضل ججوں کی اکثریت نے کہا:

"اس لیے یہ واضح ہے کہ آمدنی کسی مشخص الیہ کو اس کی اصل رسید کے بغیر جمع ہو سکتی ہے۔ اگر مشخص الیہ آمدنی حاصل کرنے کا حق حاصل کر لیتا ہے، تو کہا جاسکتا ہے کہ آمدنی اس کے پاس جمع ہوئی ہے حالانکہ اس کا پتہ لگانے کے بعد اسے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ بنیادی تصور یہ ہے کہ اس نے آمدنی حاصل کرنے کا حق حاصل کر لیا ہوگا۔ اس پر کسی کا قرض ہونا چاہیے۔ جیسا کہ دوسری صورت میں اظہار کیا گیا ہے، موجودہ میں قرض، مستقبل میں ادا کیا جانے والا: دیکھیں: ڈبلیو ایس ٹرائی لمیٹڈ بنام جانسن (1) اور ویب بنام سٹینٹن (3)۔ جب تک کہ مشخص الیہ کے حق میں کسی کا واجب الادا قرض پیدا نہ ہو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے آمدنی حاصل کرنے کا حق حاصل کر لیا ہے یا اس نے آمدنی حاصل کر لی ہے۔"

ہمارے سامنے یہ دلیل دی گئی ہے کہ فیصلے پر نظر ثانی کی ضرورت ہے کیونکہ یہ مزید فرق کرنے میں ناکام رہا، ایک فرق جو قانون میں بیان کیا گیا ہے، ادائیگی حاصل کرنے کے حق اور قرض کی تخلیق کے درمیان پیدا ہوتا ہے۔ ہم موجودہ معاملے میں اس طرح کے فرق پر غور کرنا غیر ضروری سمجھتے ہیں، اگر ایسا کوئی موجود ہے۔ نیجنگ ایجنسی کے معاہدے کے بارے میں ہمارے خیال میں، نیجنگ ایجنٹوں کا کمیشن مالی سال کے اختتام پر واجب الادا ہو گیا اور اسی وقت یہ حصول ہوا؛ اور جب فروخت کا ہر لین دین ہوا تو نہ تو کوئی قرض پیدا ہوا اور نہ ہی ادائیگی حاصل کرنے کا کوئی حق تھا۔ ہمیں کچھ حد تک اس مزید سوال پر بھی خطاب کیا گیا کہ آیا نیجنگ ایجنسی خدمات ہے اور اگر ایسا ہے تو، کیا یہ ایک پورے سال کے لیے ہونا چاہیے یا تقسیم جائز ہے۔ یہ سوالات موجودہ معاملے میں فیصلے کے لیے نہیں آتے اور ہم اس پر کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے۔ ہم اس معاملے میں اس بنیاد پر آگے بڑھے ہیں کہ مشخص الیہ کمپنی کے نیجنگ ایجنسی کے کام نے لکشمی نارائن رام گوپال اینڈ سنز لمیٹڈ بنام حکومت حیدرآباد (3) میں فیصلے کے اصول کے تحت کاروبار تشکیل دیا اور اس بنیاد پر ہم نے جمع ہونے کے سوال کا فیصلہ کیا ہے۔ ان لینڈ ریونیو کے کمشنرز بنام گارڈنر ماؤنٹین اینڈ ڈی ایسبرو مینل لمیٹڈ (4) میں، جس پر اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے انحصار کیا، حقائق بالکل مختلف تھے اور وہاں معاہدوں کی حقیقی تعمیر پر، یہ قرار دیا گیا کہ کچھ بیمہ کے معاہدوں کے تحت قابل ادائیگی کمیشن اس سال پیدا ہوا جس میں پالیسیاں بیمہ کے خطرے کے تحت کی گئیں۔ یہ فیصلہ وہاں زیر غور معاہدوں کی تعمیر پر آگے بڑھا۔ اور یہ کسی مختلف

نوعیت کے دوسرے معاہدوں کی تشریح کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے ٹرنز مورسین اینڈ کمپنی لمیٹڈ بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، مغربی بنگال (1) پر اس دلیل کے لیے انحصار کیا کہ فروخت کے ہر لین دین کی آمدنی میں ٹیجنگ ایجنٹوں کے ذریعے حاصل کی جانے والی آمدنی، منافع یا فوائد شامل تھے اور اس لیے، جمع فروخت کے ہر لین دین پر ہوا۔ رپورٹ کے صفحہ 160 پر موجود مشاہدات جن پر انحصار کیا گیا تھا وہ ایک مختلف تناظر میں کیے گئے تھے، یعنی انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 4(1)(a) کی توضیحات کے سلسلے میں آمدنی کی وصولی کی جگہ کے تناظر میں۔

مدعا علیہ کے فاضل وکیل نے ہمیں بتایا ہے کہ کو لکو ہون بنام بروکس (2) میں عزت ماب جسٹس فرائی کے مشاہدات راجرز پائٹ شیلک اینڈ کمپنی بنام سکریٹری آف اسٹیٹ فار بھارت (3) میں بہت درست طریقے سے دوبارہ پیش نہیں کیے گئے تھے۔ انہوں نے پیش کیا کہ عزت ماب جسٹس فرائی نے یہ نہیں کہا کہ الفاظ "حصول" یا "پیدا ہونے والے" اس وقت کے ایک ایسے مرحلے کی نمائندگی کرتے ہیں جب آمدنی قابل وصول ہو جاتی ہے اور آمدنی کے ایک ایسے کردار کی نشاندہی کرتی ہے جو کم و بیش غیر متزلزل ہے۔ انہوں نے استدلال کیا ہے کہ جب آمدنی پیدا ہوتی ہے یا جمع ہوتی ہے تو اس میں کوئی گڑبڑ نہیں ہے۔ ہم اس بات پر بحث شروع کرنا غیر ضروری سمجھتے ہیں کہ مذکورہ بالا مشاہدات پر ہمیں کس حد تک غور کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ کہنا کافی ہے کہ اس نظریے پر جو ہم نے ٹیجنگ ایجنسی کے معاہدے کی متعلقہ شقوں سے لیا ہے، فروخت کے ہر لین دین کے وقت فروخت کی آمدنی پر کوئی آمدنی پیدا نہیں ہوئی یا جمع نہیں ہوئی۔ مالیاتی سال کے اختتام پر کسی ایک سال میں کمائی گئی دھاگے، کپڑے، فضلہ وغیرہ کی تمام فروخت کی مجموعی آمدنی پر $3\frac{1}{2}$ فیصد کی شرح سے جمع ہونے والی آمدنی۔ معاملے کے اس تناظر میں، عدالت عالیہ نے سوال کا درست جواب دیا۔

اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔